

تاریخ اسلام

خلافت راشدہ و بنی امیہ

از جناب عبدالرؤف صاحب ایم اے

گذشتہ دنوں جناب خورشید احمد فاروقی پروفیسر عربی دہلی یونیورسٹی کی تصنیف
 وسوم بہ "تاریخ اسلام - خلافت راشدہ و بنی امیہ" کے مطالعہ کرنے کا موقع نصیب
 ہوا۔ مذکورہ تصنیف جو کم و بیش پچاس پچپن مؤرخین متقدمین و متاخرین کے
 اور تبحر (Advanced) مصادر و مراجع کو کھنگال کر نظر گاہ عام پر لائی گئی ہے کی
 تصریحات کے ضمن میں فاضل مصنف نے وضاحت کرتے ہوئے صراح پر فرمایا
 ہے کہ "کتاب میں ہماری بعض تصریحات ہماری کورواہی ڈگر سے ہٹی ہوئی ملیں گی تو
 اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم نے "وَإِذَا قُلْتُمْ فَاعْلَوْا وَلَوْ كَانُوا اقْرَبِي (حق اور انصاف)
 کی بات کہو چاہے صاحب معاملہ تمہارا رشتے دار ہی کیوں نہ ہو" کے حکیمانہ قول پر
 عمل کرنے کی کوشش کی ہے۔" مگر کتاب کا از ابتدا تا انتہا مطالعہ کرنے پر اپنی
 کم نظری کے باوصف محسوس ہوا کہ نہ صرف بعض بلکہ بیشتر تصریحات کے سلسلہ
 میں اس حکیمانہ قول سے صرف نظر کرتے ہوئے تصویر کے صرف ایک ہی رخ
 کو نمایاں کرنے پر اکتفا کر لیا گیا ہے۔ سطور ذیل کے پڑھنے سے قارئین پر خاکسار
 کا یہ تاثر واضح ہو جائے گا۔

حضرت علیؓ کے تخلف عن البیعة کے بارے میں مصنف محترم نے فرمایا ہے، ”علی حیدرؓ کی بیوی فاطمہ بنت رسول اللہؐ ابوبکر صدیقؓ سے سخت ناواض تھیں اور علی حیدرؓ کی بیعت کی راہ میں سنگساروں، ان کی ناراضگی کی ایک وجہ یہ تھی کہ ابوبکر صدیقؓ اُس عظیم منصب پر فائز ہو گئے تھے جو ان کی رائے میں ان کے شوہر

۱۔ برائے تفصیل ملاحظہ ہو صدیق اکبر مرتبہ مولانا سعید احمد اکبر آبادی ایم۔ اے طبع سوم
صفحہ ۳۰۲، تاریخ الخلفاء مترجم اقبال الدین احمد ص ۱۲۱، خلافت و ملوکیت ص ۸۵
طبع سوم از مولانا ابوالاعلیٰ مودودی۔

کو ملنا چاہتے تھے۔ دوسرے یہ کہ ابو بکر صدیقؓ نے انھیں رسول اللہؐ کی خالہ جانداد دینے سے انکار کر دیا تھا جو مخیر بنی یہودی کے سات نخلستانوں، خیبر، فزک کے فارموں اور باغوں پر مشتمل تھی اور جس کا فاطمہؓ خود کو قدرتی وارث تصور کرتی تھیں، ابو بکر صدیقؓ کی خلافت کے چند ماہ بعد جب اُن (حضرت فاطمہؓ) کا انتقال ہو گیا۔۔۔۔۔ تو علیؓ نے بڑے دل سے اُن کی بیعت کر لی۔۔۔۔۔ علیؓ نے بیعت تو کر لی لیکن اُن کا دل صاف نہیں ہوا (ص) علیؓ نے بی بی فاطمہؓ کی صین حیات ابو بکر صدیقؓ کی بیعت نہیں کی تھی (ص ۹۲) خلافت سے محرومی کے بعد اس دوسری ناکامی (خالہ جانداد سے محرومی) نے علیؓ کی طبیعت سخت منغص کر دی، حکومت کے خلاف اُن کے تیور چڑھ گئے اور زبان طعن کھل گئی (ص ۱۰۱-۱۰۲) لیکن حضرت علیؓ کے بیعت حضرت ابو بکر صدیقؓ سے تَخلف (پیچھے رہنا) کے بارے میں اگر ہم عصر حاضر کے محقق شہیر مولانا پروفیسر سعید احمد صاحب اکبر آبادی (المتوفی مئی ۱۹۸۵ء) کی تحقیق پر سرسری نگاہ بھی ڈالیں تو معلوم ہو گا کہ حضرت علیؓ نے خلیفہ اول سے بیعت کرنے میں ایک دن کا بھی توقف نہیں فرمایا۔ مولانا مونس ف فرماتے ہیں کہ جب ابو بکرؓ منبر پر بیٹھ گئے تو انھوں نے لوگوں پر ایک نظر ڈالی اور جب علیؓ کو نہیں دیکھا تو ان کی نسبت پوچھا اس پر کچھ انصاری کھڑے ہوئے اور جا کر علیؓ کو لے آئے۔ ابو بکرؓ نے ان سے کہا کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد بھائی اور داماد بھی ہیں، کیا آپ مسلمانوں میں پھوٹ ڈالنا چاہتے ہیں۔ علیؓ نے کہا اے خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ملامت نہ کیجئے، اس کے بعد علیؓ نے ابو بکرؓ سے بیعت کر لی۔“ حضرت ابو سعید خدریؓ کی اس روایت سے ظاہر ہے کہ

۱۔ صدیق اکبرؓ ص ۷۶۔ بحوالہ مستدرک للحاکم ص ۷۶۔

تذکرہ

۵۰

حضرت علیؓ کی بیعت میں کسی طرح کا تحفظ و اکراہ نہ تھا۔ یہ حدیث صحابیؓ کے علاوہ دوسرے صحابہ کرامؓ سے بھی منقول ہے۔ لیکن چونکہ زیر تبصرہ تصنیف کے فاضل مصنف نے قدیم و تاخیر زمانی کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے کتب حدیث سے قدیم تر کتابوں کے حوالے دینا زیادہ مناسب نہ سمجھا (ملاحظہ ہو برہان دہلی ص ۱۰۱ بابت ماہ فروری ۱۹۸۳ء) چنانچہ موصوف نے (خواہ طبقہ جمہور کے نزدیک احادیث شریفہ کا دسمہ استناد اور ایثنا سیرت و مغازی کی روایات سے کہیں بڑھ کر ہے) احادیث سے ارادۂ صرف نظر کرتے ہوئے تاریخی مواد پر ہی اکتفا کیا۔ مگر منہج بالا حدیث شریف کو محدثین کے علاوہ ابن سعد نے بھی روایت کیا ہے جسے پروفیسر صاحب قدیم تر مورخ سمجھتے ہیں (برہان ایضاً) جبکہ انہی ابن سعد سے موصوف نے کم و بیش ۱۲۵ مقامات پر مراجعت فرمائی ہے۔ بیعت کے سلسلہ میں غیر اثن و شواہد بھی اس بات کا بین ثبوت ہیں کہ حضرت علیؓ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی ہر طرح خلافت کا اہل اور مستحق سمجھتے تھے اور یہ کہ بیعت کرتے وقت (اول روزی) نہ تو ان کی طبیعت میں کسی قسم کی تنگی ہی تھی اور نہ دل میں کسی قسم کا تکدر و انقباض ہی جیسا کہ اس ضمن میں حضرت ابوسفیانؓ اور حضرت علیؓ کریم اللہ وجہہ کے مابین مکالمہ سے ظاہر ہوتا ہے۔ فاضل مصنف کی محمولہ بالا عبارت کے اس فقرہ ”علیؓ حیدرؓ کی بیوی فاطمہؓ بنت رسول اللہؐ ابوبکر صدیقؓ سے سخت ناراض تھیں اور علیؓ حیدرؓ کی بیعت کی راہ میں ننگ گراں“ سے بھی یہی مترشح ہوتا ہے کہ حضرت علیؓ کی پاکیزہ سرشت میں خلیفہ اولؓ کی طرف سے کسی طرح کا غبار نہ تھا اور وہ ہر ضا و رغبت بیعت کرنے پر آمادہ تھے مگر حضرت فاطمہؓ ان کی

سہ (پورا مکالمہ ملاحظہ ہو) خلافت و ملوکیت ص ۹۰ بحوالہ کنز العمال، طبری،

ابن عبد البر الاستیعاب۔

بیعت کی راہ میں سنگ گراں تھیں اس لئے ان کی دل جوئی کی خاطر انہوں نے بیعت سے
 ٹکن ہے کچھ توقف فرمایا ہو چنانچہ انہیں مجمع عام میں بلوانا پڑا۔ سہ حضرت فاطمہؓ کی
 کبیدگی خاطر کا دوسرا سبب کہ انہیں رسول اللہؐ کی خالصہ جائیداد سے محروم کر دیا گیا تھا
 تو اسے حضرت علیؓ کی بیعت سے علیحدگی کے تناظر میں پیش کرنا قیاس مع الفارق پر ہی
 منتج ہو گا کیونکہ خالصہ جائیداد سے محروم کرنے کا مسئلہ بیعت عامہ کے وقت معرض وجود ہی
 میں نہیں آیا ہو گا۔ اس کا تعلق نظم ملکوت سے ہے جس کی طرف توجہ یقیناً بعد ہی میں مبذول
 کی گئی ہو گی۔

یہ تسلیم کرنا کہ حضرت علیؓ نے حضرت فاطمہؓ کے سانحہ ارتحال کے بعد ہی بادلِ خواستہ
 بیعت کی تھی، شواہد و دلائل کے منافی ہو گا کیونکہ اولاً حضرت علیؓ کا بیعت نہ کرنا مسلمانوں
 کی اجتماعیت کے لئے سب سے بڑا حادثہ ہو سکتا تھا تو کیا اس وقت جبکہ آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ہی فوج اسلام کی مخالفت کا طوفان امنڈ پڑا تھا
 حضرت علیؓ جیسی عظیم المرتبت شخصیت یہ کہیں گھبرا کر سکتی تھی کہ ان کے کسی فعل سے مسلمانوں
 کی اجتماعی وحدت میں کسی قسم کا کوئی رخنہ پیدا ہو؟ ثانیاً حضرت ابوبکر صدیقؓ کا اسلام میں
 جو مرتبہ تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آپؐ پر جو اعتماد تھا جس کے باعث آپؐ نے
 حضرت ابوبکر صدیقؓ کی خلافت کی طرف قولاً و عملاً اپنا رجحان ظاہر فرمایا تھا، حضرت علیؓ
 سے زیادہ ان سب سے زیادہ اور کون واقف ہو سکتا تھا۔ اس بنا پر کیا حضرت علیؓ سے
 یہ توقع کی جاسکتی ہے کہ بایں ہمہ وہ بیعت عامہ کے وقت سب مسلمانوں سے الگ رہیں۔
 حضرت ابوبکرؓ تو ابوبکرؓ! حضرت علیؓ کا کیر کڑ تو یہ ہے کہ حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ کی
 بیعت خلافت کے وقت بھی عام مسلمانوں سے الگ نہیں رہے اور اپنے لئے کوئی
 دعویٰ یا مطالبہ نہیں کیا رضی اللہ عنہم و رضوانہ رثا لثایہ مان لیا جائے کہ حضرت
 علیؓ نے واقعی چھ ماہ تک بیعت نہیں کی تھی تو اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ اس

تشریح

۵۸

امت میں جو اہم واقعات و حوادث پیش آئے اور جو حقیقت اسلام کے لئے سنگ
اور موت کا سوال تھے۔ حضرت علیؑ ان سب سے بے تعلق رہے اور انھوں نے
حضرت ابو بکرؓ کے ساتھ کوئی تعاون اور اشتراک عمل نہیں کیا تو کیا واقعات سے
اس کی تائید ہوتی ہے؟ رابعا اچھا لگا لگا لگا لگایا جائے کہ حضرت علیؑ نے بہت
نہیں کی تو کیا حضرت ابو بکرؓ اس گونگر کی صورت کو برداشت کر کے اسلامی وحدت
کی دیوار میں یہ ایک رشتہ کھلا رہنے دے سکتے تھے؟ کیونکہ آپ اچھی طرح جانتے تھے
کہ حضرت علیؑ کا بیعت نہ کرنا ان کو کم از کم بنو ہاشم کی حمایت و نصرت سے محروم
کر دیتا ہے۔ ”علاوہ ازیں بعض معتدل خیال شیعی حضرات بھی اس بات کا اعتراف
کرتے ہیں کہ اگرچہ رسول اللہؐ کے بعد سیدنا علیؑ افضل الناس اور خلافت کے سب سے
زیادہ مستحق تھے لیکن انھوں نے حضرات شیخیہؑ کی خلافت کو قبول کر لیا تھا اور
ان کے ساتھ اشتراک عمل اور تعاون کو ملحوظ رکھا نیز یہ کہ امت کو اپنے والی اور
حاکم کے انتخاب کا حق ہے اور ان کا انتخاب رشد و ہدایت کے لئے کافی ہے۔“
حضرت سعد بن عبادہؓ کی بیعت سے علیؑ کی عیوب کی کا داقہ بھی محل نظر ہے۔ آپ کے
بارے میں موصوف ص ۱۳ پر فرماتے ہیں کہ جب وہ ڈراہنے دھمکانے کے باوجود
اپنے موقف سے نہیں ہٹے تو بڑے پیانے پر خون خرابہ ہونے کے اندیشہ کے سبب
ان سے مزید تعرض نہیں کیا گیا تاہم انھیں مدینہ میں رہنے کی اجازت نہیں دی گئی۔
اور وہ جلاوطن ہو کر شام چلے گئے۔ عبارت کے خط کشیدہ فقرہ سے ثابت ہوتا ہے

۱ صدیق اکبرؓ (مقدمہ ص ۲۱-۲۲)۔

۲ مذہب اور باطنی تعلیم از مرزا محمد سعید دہلوی۔ ایم۔ اے۔ آئی۔ ای۔ ایس۔

ص ۱۱۲-۱۱۳ مطبوعہ اردو مرکز لاہور۔

کہ انہیں مدینۃ الرسول سے زبردستی نکال دیا گیا۔ مگر اس سلسلہ میں موصوف اپنے
 مضمون "معرضات کے جواب" نامیہ برہان دہلی بابت فردی سلسلہ ۸۴ء ص ۹۹ پر
 یوں رقمطراز ہیں: "جب ابوبکر صدیقؓ اور ان کے حامی قریشی صحابہ انصار کو خلافت
 دینے کے لئے تیار نہیں ہوئے اور ابوبکر صدیقؓ کا انتخاب ہو گیا تو بڑے انصاری
 لیڈر اور امیدوار خلافت سعد بن عبادہؓ نے نئے خلیفہ کی بیعت نہیں کی اور ان کے
 پیچھے ناز پڑھنا چھوڑ دی اور بطور احتجاج گھربار چھوڑ کر شام کے شہر حوران چلے
 گئے۔" برہان میں مندرج عبارت کے اس آخری فقرہ سے صاف طور پر معلوم ہوتا
 ہے کہ صحابی مذکور خلیفہ وقت پر جمہوری طرز کا دباؤ ڈالنے کی غرض سے بطور احتجاج از خود
 شام کے شہر حوران تشریف لے گئے تھے۔ اور ہمارے ناقص خیال کے مطابق ان کا
 یہ احتجاج بالکل بیجا ہی ہو گا جیسا کہ آج کل جمہوری ممالک میں ممبران حزب مخالف
 سرکار کی بعض پالیسیوں سے اختلاف کرتے ہوئے پارلیمنٹ سے واک آؤٹ
 کر جاتے ہیں۔ بہر حال محولہ بالا دونوں عبارتوں میں تناقض ہے جس سے صرف نظر
 کرتے ہوئے ہم یہ عرض کرنا چاہیں گے کہ حضرت سعد بن عبادہؓ نے بھی حضرت صدیق اکبرؓ
 سے پہلے دن ہی بطیب خاطر بیعت کر لی تھی۔ یہ ہا سوال حضرت سعدؓ کا بعد صدیقی مدینہ
 میں اقامت گزینی کا تو یہ یہ ہے کہ وہ بعد خلیفہ ثانی شام کے شہر حوران تشریف لے گئے
 ہیں جہاں اپنی رحلت کے وقت تک مقیم رہے۔ حق خروج الی الشام فی اول
 خلافتہ عمر فمات بحوران)

۱۔ صدیق اکبر ص ۸۵-۸۶، سیرۃ الصدیق ص ۳۰۹، تاریخ ابن خلدون جلد اول
 قسط دوم ص ۲۴۰ مطبوعہ ادارہ درس قرآن دیوبند۔ کنز العمال ۱۳۴/۳
 مطبوعہ حیدرآباد دکن۔

تشریح

در اصل واقعات کی اکثر تصریحات اپنے ہی متن سے اس قدر واضح ہیں کہ ان سے مصنف نے اپنے مصادر و مراجع سے کتب احادیث یعنی صحاح ستہ کے علاوہ اذہر حوث دکھائے ہیں کیونکہ موصوف کے نزدیک کتب سیر و منازعی کے مصنفین کو مقدم نہائی جا سکتا تھا اور انہوں نے ان کے دینے میں اخبار و اعلام کے معتبر معاشرے کے متقبل و معزز لوگوں سے رسول اللہ کے صحابہ کے حالات اخذ کیے تھے۔ یہ مصنف خود بھی ثقہ تھے، ان میں سے کوئی ممتاز فقیہ تھا، کوئی مفتی، کوئی قاضی، کوئی عالم حدیث (ایضاً بیان ص ۹۸-۱۰۱) گویا نفوذ باللہ محدثین کرام نے 'مستند ترین احادیث' کا تمام تر ذخیرہ غیر معتبر معاشرے کے مجہول و مردود اور اراذل لوگوں سے اخذ کیا تھا جو خدا نخواستہ خود بھی غیر ثقہ تھے اور ان میں نہ کوئی فقیہ تھا، نہ مفتی اور نہ قاضی۔ یہیں تفاوت رہ از کجاست تا کجی۔ فاضل پروفیسر صاحب نے اس بارے میں جو چند نام گنوائے ہیں ان کی تعلیم و تاسیر زمانی اور ثقاہت و ثقاہت کے سلسلہ میں عرض کرنے سے پیشتر یہ گوش گزار کرنا چاہیے کہ موصوف کے مصنفین و مؤلفین کو خواہ تقدم زمانی کی فوقیت حاصل ہو مگر انہیں صحت روایت و روایت میں وہ فوقیت اور برتری ہرگز حاصل نہیں جو محدثین عظام کو حاصل رہی ہے اور پھر کلیہ کے طور پر یہ بات بھی کہی جاسکتی ہے کہ ان کے پچھلے زمانے بہت کچھ چھوڑ جاتے ہیں اور بسا اوقات ظلم کے پہلے عالمین سے بعد کے سکھنے والے ہندو جافاق ہو جاتے ہیں اور اگرچہ وہ زمانے کے لحاظ سے اخیر میں ہوتے ہیں لیکن زندگی کے دوسرے شعبوں کے علاوہ علمی میدان میں بھی ایسے کدہ ہائے نمایاں اہما دے جاتے ہیں جو متقدمین سے نہیں ہو سکے تھے۔ یہ بات محدثین کرام کی محنت و کاوش پر پوری طرح صادق آتی ہے۔ بہر حال اگر موصوف صرف طبقہ قصا کے محققین

ہی پر انھیں فرماتے کہ جب تک بھی بجا اور درست تھا مگر پوری تصنیف میں جن پر اس سلسلہ مصنفین سے استفادہ و استناد فرمایا ہے، کیا وہ تمام طبقہ قدمہ میں شمار ہوتے ہیں؟
موصوف نے جن مؤلفین کو قدیم ترین خیال فرمایا ہے ان میں سے چند کے سینہ وراثتِ نذیر ماقربین کیے جاتے ہیں:

موسیٰ بن عقبہ (۱۴۱ھ) محمد بن اسحق (۱۵۰-۱۵۱ھ) ابوالنعمان ازدی بھری (۱۵۲ھ) ولید بن مسلم القرشی (۱۹۵ھ) محمد بن سعد صاحب طبقات (۲۳۰ھ) مصعب بن عبد اللہ زبیری (۲۴۰ھ) محمد بن عمر النوفلی (۲۰۷ھ) سجستانی (۲۶۱ھ) ابن قتیبہ (۲۱۳ھ) بلاذری (۲۴۹ھ) دینوری (۲۸۱ھ) یعقوبی (۳۱۰ھ) وغیرہ علامہ شبلی نعمانیؒ نے تقریباً سترہ تک فوت ہونے والے مصنفین کو طبقہ قدمہ میں شمار فرمایا ہے۔ بعد ازاں متاخرین کا دور ہے۔ ساتھ ہی اگر ہم محدثین کرام کے سینہ وراثت پر بھی ایک نظر ڈالیں تو علامہ شبلی نعمانیؒ کے بقول وہ بھی طبقہ قدمہ ہی میں شمار ہوں گے۔ امام بخاریؒ (۲۵۶ھ) امام مسلمؒ (۲۶۱ھ) امام ابن ماجہؒ (۲۴۱ھ) امام ابو داؤد (۲۴۵ھ) امام ترمذی (۲۴۹ھ) اور امام نسائی (۲۴۳ھ)۔ مگر مستزاد یہ کہ صاحب تاریخ اسلام۔ خلافت راشدہ و بنی امیہ نے متاخرین سے بھی بھرپور فائدہ اٹھایا ہے مثلاً ابوالحسن علی بن حسین مسعودی المتوفی ۳۸۶ھ، ابوالقاسم اصیہانی (۳۳۰ھ) حافظ ابوریح سیلمان بن موسیٰ الکلاعی صاحب الکشف (۶۳۳ھ) ابن ابی الحدید (۶۵۵ھ) ابن ابی اصیبعہ (۶۶۸ھ) ابن کثیر صاحب البدایہ والنہایہ (۷۴۷ھ) وغیرہم۔ پھر ایسی صورت میں صحیح سہ سے مراجعت نہ فرمانے کی کوئی معقول وجہ سمجھ میں نہیں آتی۔ اگر مراجعت فرماتے

سیرۃ النبیؐ جلد اول ص ۳۵ مطبوعہ ۱۳۶۲ھ مطبع معارف اعظم گڑھ۔

۱۰۰

تو کوئی وجہ نہ تھی کہ موصوف خلیفہ اول کی ازواج کی تعداد صرف پانچ ہوتے
(ص ۱) جبکہ بخاری شریف میں بروایت حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ سے کہ حضرت
ابوبکرؓ نے بنو کلب کی ایک عورت سے بھی، جس کا نام ام بکر تھا شادی کی تھی
اور ہجرت کے وقت اُن کو طلاق دیدی تھی۔ اس طرح کی دیگر متعدد مثالیں
سیرۃ النبی جلد اول میں دیکھی جاسکتی ہیں۔ محققین یہ بھی کہتے ہیں کہ حدیث صحیحہ تمام
ارباب سیر کی متفقہ روایت کے مقابلہ میں بھی قابل ترجیح ہے، نیز یہ کہ سیرت
میں آج تک کوئی کتاب صحت کے التزام کے ساتھ نہیں لکھی گئی (علامہ شبلی)
لیکن تقدم زمانی ہی اگر معیار ثقات ہے تو اس سلسلے میں بھی ڈاکٹر محمد نسیم عظم
صدیقی فرماتے ہیں کہ ابتداً تاریخ نگاری اسلام میں تو راویوں کی شخصیت، دنیا
اور ثقات وغیرہ کو بھی نہیں پرکھا جاتا تھا۔

سیرت نبوی کے اولین مؤلف محمد بن اسحق کی شخصیت متنازعہ فیہ ہے، اگر
ایک گروہ اُن کو ثقہ سمجھتا ہے تو اسی درجہ کا دوسرا گروہ ان کو یہ اعتبار قرار
دیتا ہے۔ معاذی نگاروں کے سرخیلی واقعہ کی روایتیں تو موجودہ دور کے سنجیدہ
علمی حلقوں میں بالکل قابل قبول نہیں سمجھی جاتی ہیں کیونکہ اس کی تعویباتی مسئلہ
ہو چکی ہے۔ ایک صاحب نے تو اُس کے بارے میں بڑی ظرافت آمیز بات کہی
ہے کہ اگر واقعی سچا ہے تو دنیا میں کوئی اُس کا ثانی نہیں اور اگر جھوٹا ہے

۱۔ صدیق اکبرؓ ص ۴۵۲۔

۲۔ ماہنامہ برہان دہلی ص ۳۵ بابت دسمبر ۱۹۸۲ء۔

۳۔ ماہنامہ معارف اعظم گڑھ ص ۲۴۶-۲۴۷ بابت اپریل ۱۹۸۴ء۔

۴۔ ایضاً۔

تب بھی دنیا میں اس کا جواب نہیں۔ علامہ سید سلیمان ندویؒ فرماتے ہیں کہ ”دنیا جانتی ہے کہ وقادی کی حیثیت ایک داستان گو کی ہے جس کا شمار معتبر مؤرخین میں نہیں ہو سکتا۔ تاریخ و سیرت میں اس کا حوالہ دینا ایسا ہی ہے جیسے آپ ملکہ الزبتھ کی سوانح عمری میں ریٹیلڈس کا حوالہ دیں۔“ بہر کیف وقادی.... جس کے متعلق تمام دنیا جانتی ہے کہ وہ اندھیری رات میں ٹکڑیاں چننے والا تھا اور اس کی غلط روایتوں، افسانہ طرازیوں اور جھوٹے قصے کہانیوں اور بے سند باتوں کی وجہ سے اسے تمام علماء اسلام نے جھوٹا اور نامہ تبر قرار دیا ہے۔ علاوہ انہیں وہ شیعیت سے بھی مہتم تھا اور تقیہ کیے رہتا تھا گو معتدل شیعہ تھا۔ بہر حال باعثِ تسوید یہ کہ زیر بحث تصنیف کے مصنف نے کم و بیش بارہ مقامات پر وقادی سے رجوع کیا ہے۔ فاضل پروفیسر صاحب نے اپنی تصنیف کے صفحہ ۱۲ پر مؤرخ ابن ابی الحدید کو معتزلی عالم قرار دیا ہے۔ جبکہ راقم الحروف کی محدود و ناقص معلومات کی حد تک وہ نہ صرف معتزلی بلکہ مسلک تشیع کا بھی پیرو اور متبع تھا۔ مسلک اعتزال کے بانی واصل بن عطاء متوفی ۱۳۸ھ کے بعد اس مگر وہ کے بعض مشاہیر شیعہ عقائد کی طرف میلان رکھنے لگے تھے، چنانچہ اعتزال اور تشیع کی یکجائی کی تاریخ میں بہت سی مثالیں ملتی ہیں۔ مشہور ماہر لسانیات امام عمر بن بحر الجاحظ اور ماہر زبان دان ابن ابی الحدید شیعہ مسلک اعتزال سے متاثر ہونے والے عرب علماء کی بہترین مثال ہیں۔ چنانچہ ابی الحدید کے شیعہ ہونے کی بنا پر ہی مولانا

۱۔ سیرۃ النبی جلد اول ص ۳۳ نیز ملاحظہ ہوں صفحات ۱۸، ۱۹، ۲۳، ۲۵ اور ۴۸۔

۲۔ مقالات سلیمان جلد ۲ ص ۱۱۵۔

۳۔ ماہنامہ معارف اعظم گڑھ ص ۲۲۳ بابت ماہ ستمبر ۸۲ء نیز ماہ نومبر ۸۲ء ص ۳۳۳۔

۴۔ سیرت نبوی کی اولین کتابیں اور ان کے مؤلفین مترجم پروفیڈ زرار احمد فاروقی ص ۱۴۵۔

تہذیب

ابوالاعلیٰ صاحب مسعودی نے اپنی تصنیف خلافت و ملوکیت میں اس موضوع پر ایک کتاب لکھی ہے کہ سیدنا علیؑ نے بیت المال میں سے اپنے بھائی عقیلؑ کو اپنی مالکیت کے لئے زائد از اسحقاق کچھ دینے سے انکار کر دیا تھا۔ اور وہ بھی اس لئے کہ اس وقت کی دوسرے مورخین مثلاً ابن قتیبہ اور حافظ ابن حجر تاہد کرتے ہیں۔ بلکہ پروفیسر صاحب نے اپنی تصنیف میں تقریباً ۲۷ مقامات میں سے ۱۴ مقامات پر تنہا ابن ابی الحدید کی روایات پر انحصار کیا ہے۔ مذکورۃ الصدر دونوں مشاہیر کے علاوہ صاحب مروج الذهب مسعودی بھی معتزلی ہونے کے ساتھ شیعی بھی تھے۔ مصادر و مراجع کے سلسلے میں ڈاٹر خانی قدرے طویل ضرور ہو گئی ہے مگر دراصل کسی بھی تصنیف کا معیار مآخذ پر ہی منحصر ہوتا ہے۔ لہذا مندرجہ بالا چند مثالوں کے پیش نظر یہ نتیجہ نکالنا نامناسب نہ ہوگا کہ زیر تبصرہ تصنیف کے دیگر مصادر بھی مشکوک ہوں گے۔ سیرت کی بیشتر کتابوں کا پایہ نہایت بلند اور برتر ہے جیسا کہ سیرت ابن ہشام کے بارے میں ایک مستشرق کہتا ہے کہ "سیرت نبوی کی عربی تصنیفات جیسے سیرت ابن ہشام کا پایہ تاریخی حیثیت سے انجیل سے بڑھ کر ہے" دیگر معاندین و مستشرقین نے بھی کتب سیر و مغازی کی وقعت و صحت کا اعتراف کیا ہے۔

۱۔ خلافت و ملوکیت۔

۲۔ دیکھئے زیر بحث کتاب کے صفحات ۱۷، ۱۳، ۱۰۲، ۱۳۸، ۱۳۸، ۱۶۵، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱